پریس ریلیز۔Action for Adoptation: Bringing climate change science to policy makers

جب پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور بلوچستان کے پہاڑی علاقے سیلابوں کی تباہ کاریوں کا شکار ہیں، اسی دوران دریائے سندھ کے آبگیرہ میں کام کرنے والے ماہرین اسلام آباد میں منعقدہ تین روزہ پالیسی کانفرنس میں موسمیاتی تبدیلی کے پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگوں پر اثرات اور لوگوں کو ان تبدیلیوں سے متعلقہ موافقاتی اقدامات میں مدد دینے کے لیئے پالیسی بنانے کے ممکنات اور درپیش مسائل پر بحث کرنے اور علم کے تبادلے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ کانفرنس جس کا موضوع درج بالا ہے۔ اس کانفرنس کا نعقاد بین الاقوامی ادارہ برائے مربوط ترقی پہاڑی علاقہ جات (ICIMOD)، منسٹری آف نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ، پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، منسٹری آف کلائمیٹ چیلنج WWF پاکستان اور SDPI کے باہمی اشتراک سے کیا گیا۔

اعلی درجہ کی قیادت کے پینل کی گفتگو کے دوران مہمان خصوصی عزت مآب فرزانہ یعقوب وزیر برائے سوشل ویلفیر اینڈ ترقی خواتین آزاد جموں اینڈ کشمیر اور عزت مآب حاجی محمد وکیل وزیر برائے جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات گلگت بلتستان نے اعلی درجہ ماہرین کے ساتھ پاکستان میں معلومات اور تحقیقی علم کو قابل عمل پالیسی میں بدلنے کے مواقع اور درپیش مشکلات پر بحث کی، جس سے یہ اہم پیغام ملا کہ سیاسی قیادت اور عوام کو پہاڑی لوگوں پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو اہم سمجھنا چاہیے اور سیاسی قیادت اور اداروں کو ان مسائل کے موافقاتی حل کیلئے عوام کے ساتھ ملکر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

مہمان خصوصی عزت مآب فرزانہ یعقوب وزیر برائے سوشل ویلفیر اینڈ ترقی خواتین آزاد جموں اینڈ کشمیر نے موسمیاتی تبدیلی اور اس سے نتیجے میں آنے والے سیلاب سے متاثرہ پہاڑی لوگوں کے مسائل کو جلدی سمجھنے کی ضرورت پر زور دے کر کہا کہ "کچھ کرنے کے لئے یہ بہت اہم وقت ہے"۔ بین الاقوامی ادارہ برائے مربوط ترقی پہاڑی علاقہ جات (ICIMOD) کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ مختلف اکیڈمک ڈسپلن کے درمیان، سائنسدانوں، ماہرین اور پالیسی سازوں کے درمیان، پہاڑوں اور میدانوں کے درمیان اور ممالک اور خطوں کے درمیان مصنوعی مسائل پیدا کر کے باہمی رابطوں اور علم کے تبادلے کو اسان بنایا جائے۔ ڈاکٹر ڈیوڈ نے مزید کہا کہ ان مسائل کا حل ہے ممالک کے درمیان حدود کو مختلف زاویہ سے دیکھنا چاہیے کہ ہمیں ان حدود کو لوگوں کے درمیان رکاوٹ کی بجائے ملنے جلنے کی جگہ سمجھنا چاہیے تاکہ مسائل کا حل ڈھونڈا جائے۔

اس کانفرس میں دریائے سندھ کے آبگیرہ علاقہ میں موسمیاتی تغیرات اور موافقت پر کام کرنے والے ایک سو ساٹھ سے زائد سائنسدان، پالیسی ساز، یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات، ماہرین اور میڈیا کے لوگوں نے بحث میں حصہ لیا جس میں مختلف مضوعات جیسا کہ موسمیاتی پروجیکشن اور تحفظِ خوراک کیلئے پانی کی دستیابی، ماحول سے متعلقہ موافقاتی اقدامات اور لوگوں کو درپیش مسائل شامل تھے۔ ان مضوعات پر بحث کا مقصد یہ تھا کہ کس طرح موسمیاتی تغیرات کی سائنس اور علم کو استعمال کیا جائے اور فیصلہ سازوں اور موافقاتی اقدامات کے عمل کنندگان خاص طور پر دریائے سندھ کے آبگیرہ علاقہ کے مکین، ماہرین، عمل کنندگان اور پالیسی سازوں کے لئے مفید بنایا جا سکے۔

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر افتخار احمد نے کہا "ہمارے پاس کافی علم ہے، اب اس علم کو عمل میں لانے کی ضرورت

ہے۔انسپکٹر جنرل جنگلات سید محمود ناصر بیان کیا کہ موسمیاتی تغیرات کے مواقفاتی اقدامات میں تسلسل پاکستان کے لئے بہت اہم ہے۔
تکنیکی سیشن کے دوران موسمیاتی تغیرات اور پانی کی دستیابی سے متعلقہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ پاکستان میں موسمیاتی تغیرات بالائی اور زیریں علاقہ جات دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی ادارہ برائے مربوط ترقی پہاڑی علاقہ جات میں سینئر ماہر موسمیاتی تغیرات ڈاکٹر ارون بھکتا شریستاء نے کہا دریائے سندھ کے آبگیرہ علاقہ میں بارش اور درجہ حرارت کی تبدیلی کے زرعی پیداور پر برے اثرات ہوں گے اور جس کی وجہ سے خطہ کی معشیت اور لوگوں کی زندگی پر برے اثرات مرتب ہوں گے۔ بہت زیادہ موسمیاتی تغیرات کی وجہ سے خشک سالی اور سیلاب جیسے واقعات ہونے کے مواقع بڑھ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے علم، ڈیٹا اور منیٹرنگ سسٹمز کو مظبوط بنانا چاہیے۔
پوری کانفرنس کے دوران وسائل کی منیجمنٹ کے حوالے سے مردوں کے زرائع معاش کے حصول کیلئے دوسرے علاقوں میں ہجرت کے بعد خواتین کے کردار پر بہت بحث کی گئی۔ بدقسمتی سے عورتوں کو فیصلہ سازی میں برابر کے حقوق نہیں دیئے جاتے۔ فوکس پاکستان سے تعلق رکھنے والی نصرت نسب نے کہا کہ برعکس اسکے کہ عورتیں زراعت میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں پھر بھی انہیں فیصلہ ساز فورم میں نظر انداز کر کے کوئی خاطر خواہ درجہ نہیں دیا جاتا۔ کانفرنس سے یہ بھی پیغام ملا کہ علم اور معلومات کے تبادلہ کے علاوہ مقامی سطح پر بائیوڈیورسٹی اور مواقفاتی اقدامات کا عمل میں لایا جانا، مقامی لوگوں کے ساتھ ملکر کام کرنا اوران سے سیکھنا بہت ضروری ہے۔ SDPI کے ڈاکٹر عابد سلیری نے توجہ دلائی کہ ایک علاقہ میں خطرات کے اثرات دوسرے علاقہ جات پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔
اس کانفرنس میں مواقفاتی اقدامات کو قابل عمل بنانے کیلئے درج ذیل سفارشات دیں گئیں۔
۱۔زیادہ تعداد میں فنڈز فراہم کیا جائے اور صوبائی اور مقامی اداروں کو مینڈیٹ دیا جائے تاکہ موسمیاتی تغیرات کے مواقفاتی اقدامات پر عمل درآمد کیا جاسکے۔
۲۔سیلاب کے خطرہ سے دوچار علاقہ جات کی نشاندہی کی جائے اور وہاں آبادیوں کے قیام پر سخت پابندی لگائی جائے۔
۳۔ماحول کو بچانے کیلئے REDD+ جیسے سخت اقدامات کیے جائیں اور ماحولیاتی نظام میں آبادیوں اور درختوں کے کٹاؤ پر قابو پایا جائے۔
۴۔اداروں اور گورنمنٹ کو شدید سیلاب اور خشک سالی کے مواقفاتی اقدامات کے لیئے تیار رہنا چاہیے۔
۵۔عورتوں کو فیصلہ ساز فورم پر برابر کا کردار ملنا چاہیے جو وسائل کی منیجمنٹ میں انکے کردار کو ابھارے۔
۶۔مواقفاتی اقدامات کے لئے عملدرآمدی اقدامات اور حکمت عملی سیاق وسباق کے مطابق ہو اور اس میں مختلف اقسام کے خطرات کو زیر غور رکھا جانا چاہیے۔
25 جولائی کو راول آبگیرہ کا ایک نمائشی دورہ کیا گیا جہاں قومی زرعی تحقیقاتی ادارہ برائے زراعت نے مقامی آبادی کیساتھ ملکر سترہ میل اور آڑوکس کے مقام پر تحقیقاتی اور نمائشی آبگیرہ سٹیشن قائم کیے ہیں جہاں مربوط اور شراکتی طریقہ کار کو بروئے کار لا کر پانی کے وسائل اور آبگیرہ کی منیجمنٹ کے عمل کی نمائش کی جارہی ہے۔